45684 ـ جدہ کے رہائشیوں پر طواف وداع واجب ہے

سوال

ہم جدہ کے رہائشی ہیں، حج کے بعد ہمارے ساتھ بعض لوگوں نے کہا کہ اہل جدہ پر طواف وادع نہیں اور ہم نے طواف وداع نہ کیا، اب ہمیں کیا چاہیے؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ :

اول:

حج مکمل کرنے کے بعد جو شخص مکہ سے واپس جانا چاہے اس پر طواف وداع کرنا واجب ہے، اس کی دلیل بخاری اور مسلم کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، الا یہ کہ حائضہ عورت سے اس کی تخفیف کر دي گئی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1755) صحیح مسلم حدیث نمبر (1328)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی فتح الباری میں کہتے ہیں:

" اس میں طواف کے وجوب کی دلیل ہے، کیونکہ اس میں تاکیدی امر ہے اور حائضہ عورت سے تخفیف کی تعبیر کی بنا پر، کیونکہ تخفیف تو اس وقت ہوتی ہے جب تاکیدی امر ہو " انتہی

اور امام نووی رحمہ اللہ تعالی نے بھی شرح مسلم میں ایسا ہی کہا ہے.

علماء کرام میں اس کا اختلاف ہے کہ طواف وداع کس پر واجب ہو گا بعض علماء کرام کہتے ہیں کہ جو سفر کر کے چلا گیا اور اس نے میقات تجاوز کر لیا تو اس پر طواف واجب نہیں، لیکن جو میقات کے اندر ہے اس پر طواف وداع ہو گا.

دیکھیں: رد المختار (3 / 545).

اور دوسرے علماء کا کہنا ہے کہ: جس نے قصر کی مسافت جتنا سفر کر لیا (تقریبا اسی کلو میٹر) اس پر طواف واجب ہو گا، لیکن اس سے کم پر واجب نہیں.

اور امام شافعی اور امام احمد رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ جو بھی مکہ سے سفر کر کے وہاں سے نکلے اس پر طواف واجب ہے.

امام نووی رحمہ اللہ تعالی " المجموع " میں کہتے ہیں:

" ہم نے بغوی رحمہ اللہ تعالی سے ذکر کیا ہے کہ: جو شخص بھی مکہ سے قصر کی مسافت جتنا سفر کرنا چاہے اسے طواف وداع کرنا ہوگا، ان کا کہنا ہے کہ: اگر وہ قصر کی مسافت سے کم سفر کرنا چاہے تو اس پر طواف وداع نہیں اور صحیح اورمشہور یہ ہے کہ عموم احادیث کی بنا پر صحیح اور مشہور یہ ہے کہ جو شخص قصر کی مسافت تک سفر کرنا چاہتا ہے چاہے وہ سفر کی مسافت قریب ہو یا بعید وہ طواف وداع کرے گا " انتہی

دیکھیں: المجموع (8 / 236).

ابن قدامہ رحمہ اللہ " المغنی " میں رقمطراز ہیں:

" جس کا گھر حرم کی حدود میں ہو مثلا مکہ کا رہائشی تو اس پر طواف وداع نہیں ہے، اور جس کی رہائش حرم سے باہر اور اس کے قریب ہو تو خرقی رحمہ اللہ تعالی کی کلام کا ظاہر یہ ہے کہ وہ وہاں سے طواف وداع کرے بغیر نہ نکلے، ابو ثور رحمہ اللہ کا قول یہی ہے، اور امام مالك رحمہ اللہ تعالی کا قیاس ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مندرجہ ذیل فرمان کے عموم کی بنا پر:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم میں سے کوئی بھی اس وقت تك نہ جائے یہاں تك کہ اس کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو "

اور اس لیے بھی کہ وہ مکہ سے باہر کا رہائشی ہے لہذا دور رہنے والے کی طرح اسے بھی طواف وداع کرنا ہو گا" انتہی کچھ کمی و بیشی کے ساتھ.

ديكهيں: المغنى لابن قدامہ (5 / 337).

لہذا يہ قول كہ جده والوں پر طواف وداع نہيں بعض اہل علم كا يہ قول صحيح نہيں كيونكہ ان پر طواف وداع واجب ہے، تو اس بنا پر جو طواف وداع ترك كرے گا اس پر دم لازم آتا ہے (ايك بكرى يا گائے كا ساتواں حصہ) جو مكہ ميں ذبح كر كے وہاں حرم كے مساكين ميں تقسيم كيا جائے، اور اسى طرح ہر اس شخص پر بھى جو حج اور عمره كا واجب ترك كرے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں:

" جو جده كا رہائشى ہے اس پر واجب ہے كہ وہ مكہ سے طواف وداع كيے بغير نہ نكلے " انتہى

ديكھيں: مجموع فتاوى ابن عثيمين (23 / 353).

شيخ ابن باز رحمہ اللہ تعالى سے مندرجہ ذيل سوال كيا گيا:

جده كے رہائشى كچھ لوگوں نے طواف وداع نہ كيا اور جده واپس آگئے ان كے متعلق كيا حكم ہے ؟

شيخ رحمہ اللہ تعالى كا جواب تھا:

" حج صحيح ہے، ليكن آپ لوگوں نے طواف وداع ترك كر كے غلطى كى ہے، كيونكہ رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے حجاج كو طواف وداع كا حكم ديتے ہوئے فرمايا:

" تم ميں سے كوئى بھى طواف وداع كيے بغير نہ جائے "

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ خطاب سب حجاج كو شامل ہے چاہے وہ جده كے رہائشى ہوں يا كہيں اور كے، سب ملك والوں پر واجب ہے - چاہے وہ جده يا طائف وغيره كے ہوں - كہ وہ طواف وداع كريں، بعض علماء كرام نے ان لوگوں كے ليے اجازت دى ہے جو قصر كى مسافت سے كم سفر كريں كہ انہيں طواف وداع نہ كرنے كى اجازت ہے مثلا بحره وغيره كے رہائشى.

ان علماء كا كہنا ہے كہ: ان پر طواف وداع نہيں، ليكن احتياط يہى ہے كہ حرم كى حدود سے باہر رہنے والے ہر شخص كو حج كے بعد طواف وداع كرنا چاہيے، اور جده كے رہائشى تو دور ہيں، اور اسى طرح طائف والے بھى، لہذا

ان پر واجب ہے کہ وہ مکہ سے نکلنے سے قبل طواف وداع کریں، کیونکہ وہ حدیث میں شامل ہوتے ہیں، جس نے بھی ان میں سے طواف وداع ترک کیا اس پر دم ہے ایك بکری مکہ میں ذبح کر کے اس کا گوشت حرم کے فقراء میں تقسیم کی جائے، یا پھر اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ تقسیم کیا جائے" انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (17 / 394).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے:

" آپ حج کے بعد طواف وداع کیے بغیر جدہ نہ جائیں، اور اگر آپ طواف وداع کیے بغیر ہی سفر کر جائیں تو آپ کو حرم میں ایك بکرا ذبح کرنا ہو گا اور اس میں سے آپ نہ کھائیں بلکہ یہ فقراء حرم کو کھلائیں، اس لیے کہ حج کے بعد طواف وداع واجب ہے.

اس کی دلیل ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی اس حدیث کا عموم ہے:

" لوگوں کو حکم دیا گیا کہ ان کا آخری کام بیت اللہ کا طواف ہو، لیکن حائضہ عورت سے اس کی تخفیف کر دی گئی "

متفق علیہ.

طواف وداع کیے بغیر جدہ جانے پر آپ کو توبہ کرنی چاہیے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية والافتاء (11 / 303).

واللہ اعلم .